رضوان اللہ

بعد از موت

(۸)

دنیا کی جیلوں میں کم سے کم انسان کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کا اہتمام ضرور کیا جاتا ہے۔ دوزخ وہ جگہ ہو گی کہ اس میں ان کا اہتمام کیا جانا تو بہت دور کی بات، ان ضرورتوں اور ان کے لوازمات کو وہاں بذات خود سزا بنا دیا جائے گا۔ کھانے کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ وہ جھاڑ کانٹوں، زخموں کے دھووَن اور زہریلے زقّوم پر مشتمل ہو گا۔ اس میں تلخی اور کڑواہٹ اتنی زیادہ ہو گی جیسے کوئی تیل کے تلچھٹ کو حلق سے اتارنا چاہے اور یہ اپنی حدت اور جوش میں اس قدر بڑھا ہو گا جیسے کھولتا ہوا پانی کسی کے منہ میں انڈیل دیا جائے۔ مجرمین اس کو کھانا چاہیں گے اور یہ ان کے گلے میں اٹک کر رہ جائے گا۔ کھانا اس لیے کھایا جاتا ہے کہ اس سے بھوک کا مداوا ہو اور جسم میں کچھ توانائی آئے، مگر جہنم کے کھانے کی ''تاثیر'' صرف یہ ہو گی کہ کھانے والا اس کو کھائے گا اور یہ اُسے طاقت دے سکے گا اور نہ اس کی آتشِ پیٹ کو بجھا پائے گا:

وَ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ. (الحآقہ ۶۹: ۳۶)

''اور دھووَن کے سوا (اس کے لیے) کوئی کھانا نہیں ہے۔''

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ، طَعَامُ الْاَثِيْمِ، كَالْمُهْلِ يَغْلِىْ فِى الْبُطُوْنِ، كَغَلْىِ الْحَمِيْمِ. (الدخان ۴۴: ۴۳-۴۶)

''زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہو گا، تیل کے تلچھٹ کی طرح، پیٹ میں کھولے گا جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا، وَّطَعَامًا ذَاغُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا. (المزمل ۷۳: ۱۲-۱۳)

''(اِن کے لیے) ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور آگ کا ڈھیر ہے اور گلے میں پھنستا ہوا کھانا ہے، اور بہت دردناک عذاب بھی۔''

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ، لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ. (الغاشیہ ۸۸: ۶-۷)

''اُن کے لیے جھاڑ کانٹوں کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا جو نہ توانا کرے گا، نہ بھوک مٹائے گا۔''

دوزخیوں کو پینے کے لیے جو کچھ ملے گا، قرآن میں اس کا بھی بیان ہوا ہے۔ فرمایا ہے کہ وہاں گرم کھولتے ہوئے پانی کا ایک چشمہ ہوگا جو اس حد تک گرم ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا ہو۔ یہ لوگ گرمی اور پیاس سے بدحال ہو کر جب پانی طلب کریں گے تو ان کو اسی میں سے پلایا جائے گا۔ یہ اس کو منہ کے قریب لائیں گے تو اس کی حدت اتنی زیادہ ہوگی کہ ان کے چہرے جھلس کر رہ جائیں گے۔ لیکن اس حد تک گرم ہونے کے باوجود یہ اسے ہی پئیں گے اور اس طرح غٹاغٹ پئیں گے، جس طرح تونس کی بیماری میں مبتلا کوئی اونٹ ہو جو پیتا چلا جائے اور پیاس ہو کہ بجھنے کا نام نہ لے۔ اس کا فائدہ ہوگا تو بس یہی کہ اس کے اثر سے ان کی انتڑیاں تک پھٹ جائیں گی۔ اس کے علاوہ وہاں انھیں زخموں اور ناسوروں سے رِستا ہوا گندا مواد پینے کو دیا جائے گا۔ پیاس کی حالت میں یہ کوشش کریں گے کہ اس لہو ملی ہوئی پیپ ہی کو گھونٹ گھونٹ پی لیں، مگر یہ مکروہ شکل اور متعفن ہونے کی وجہ سے ان کے حلق سے نہ اترے گی۔ اور سزا بالائے سزا یہ ہوگی کہ کھولتا ہوا پانی ان کے اوپر گرا کر ان کی سزا کو مزید تکلیف دہ بنا دیا جائے گا:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ. (الغاشیہ ۸۸: ۵)

''اُنھیں ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔''

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ، بِئْسَ الشَّرَابُ، وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا. (الکہف ۱۸: ۲۹)

''اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا۔ وہ چہروں کو بھون ڈالے گا۔ کیا ہی برا پانی ہوگا اور کیا ہی برا ٹھکانا!''

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ. (محمد ۴۷: ۱۵)

''ان کو گرم پانی پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے کر کے رکھ دے گا۔''

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ، فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ. (الواقعہ ۵۶: ۵۴-۵۵)

''پھر اس (زقوم کے کھانے) پر کھولتا ہوا پانی پیو گے تو تونس لگے اونٹوں کی طرح پیو گے۔''

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا، اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا. (النبا ۷۸: ۲۴-۲۵)

''نہ اس میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے، نہ گرم پانی اور بہتی پیپ کے سوا پینے کی کوئی چیز ان کے لیے ہوگی۔''

مِنْ وَّرَآءِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ، يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ. (ابراہیم ۱۴: ۱۶-۱۷)

''اب اس کے آگے دوزخ ہے۔ وہاں اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیے گا اور گلے سے اتار نہ سکے گا۔''

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ، يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ. (الحج ۲۲: ۱۹-۲۰)

''ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔ ان کے پیٹ کے اندر جو کچھ ہے، سب اس سے پگھل جائے گا اور (اوپر سے) ان کی کھالیں بھی۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

وہاں کا پہناوا بھی اپنی ذات میں سراسر عذاب ہوگا۔ یہ آہنی طوق اور ستر گز لمبی زنجیروں میں تو پہلے سے جکڑے ہوں گے اوپر سے آگ کا ایک لباس بھی انھیں پہنا دیا جائے گا۔ دنیا میں آگ سے محفوظ رہنے والے لباس تیار کیے جاتے ہیں، اس کے برخلاف وہاں ان پر آتش گیر مادہ لگا ہوگا جو لپک لپک کر آگ کو پکڑے گا:

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ. (الحج ۲۲: ۱۹)

''سو جنھوں نے انکار کر دیا ہے، ان کے لیے آگ کے کپڑے تراشے جائیں گے۔''

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ. (ابراہیم ۱۴: ۵۰)

''ان کے لباس تارکول کے ہوں گے۔''

یہ تو ان بدنصیبوں کے روٹی اور کپڑے کا حال ہوا، ان کے رہنے کا معاملہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ ان کی بیرکیں کیا ہوں گی، تنگ و تاریک کوٹھڑیاں ہوں گی جن میں انھیں باندھ کر ٹھونس دیا جائے گا۔ بعض مجرم ایسے ہوں گے کہ انھیں ان تنگ جگہوں میں ڈال دینے پر اکتفا نہ ہوگا، بلکہ وہ لمبے لمبے ستونوں سے بھی باندھ دیے جائیں گے اور نتیجہ یہ کہ ہلنے جلنے سے بھی معذور ہوں گے۔ ان کے بچھونے آگ سے بنے ہوں گے اور آگ ہی کے بالاپوش ان کے اوپر ہوں گے۔ گویا ان کے دن اگر عذاب سہتے گزریں گے تو راتیں بھی آرام دہ ہونے کے بجائے انتہائی کرب ناک انداز میں گزریں گی:

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ.... (الفرقان ۲۵: ۱۳)

''اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں باندھ کر ڈال دیے جائیں گے...۔''

فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ. (الہمزہ ۱۰۴: ۹)

''اونچے ستونوں میں (جکڑ کر باندھے ہوئے)۔''

لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ، وَّمِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ. (الاعراف ۷:۴۱)

''اُن کے لیے دوزخ کا بچھونا اور اوپر سے اُسی کا اوڑھنا ہوگا۔''

جہنم کی آگ کس طرح کی ہوگی، بیان ہوا ہے کہ وہ اتنی بڑی اور بھیانک ہوگی کہ کسی محل جتنے اونچے اور زرد رنگ کے اونٹوں جیسے شعلے پھینک رہی ہوگی۔ اس میں گرمی اس انتہا کی ہوگی کہ دور ہی سے چہروں کو جھلس دے گی اور کھالوں کو ادھیڑ کر رکھ دے گی۔ اس میں کسی کمی کا امکان نہ ہوگا اور اگر کہیں دھیمی ہونے لگے گی تو اس کو مزید بھڑکا دیا جائے گا۔ مجرموں کو اس میں ڈال کر اسے اینٹوں کے بھٹے کی طرح اوپر سے ڈھانک بھی دیا جائے گا تاکہ اس کی حدت باہر نہ نکلنے پائے اور یہ ساری کی ساری ان کو جلانے میں خرچ ہو۔ یہاں کی آگ تو ہم دیکھتے ہیں کہ صرف جلاتی ہے، مگر وہاں کی آگ میں یہ عجیب اثر ہوگا کہ وہ جلانے کے ساتھ ساتھ جسموں کے اندر گھس کر دلوں تک بھی جا پہنچے گی:

اِنَّهَا تَرۡمِیۡ بِشَرَرٍ کَالۡقَصۡرِ، کَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ. (المرسلٰت ۷۷:۳۲-۳۳)

''وہ (آگ) محلوں جیسے انگارے پھینکتی ہے، زرد اونٹوں کی طرح۔''

وَمَآ اَدۡرٰکَ مَا سَقَرُ، لَا تُبۡقِیۡ وَلَا تَذَرُ، لَوَّاحَةٌ لِّلۡبَشَرِ. (المدثر ۷۴:۲۷-۲۹)

''اور تم کیا سمجھے کہ دوزخ کیا ہے؟ وہ نہ ترس کھائے گی، نہ چھوڑے گی۔ چمڑی جھلس دینے والی۔''

کُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِیۡرًا. (بنی اسرائیل ۱۷:۹۷)

''جب کبھی آگ دھیمی ہونے لگے گی، ہم اس کو ان پر مزید بھڑکا دیں گے۔''

اِنَّهَا عَلَیۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ. (الھمزہ ۱۰۴:۸)

''یہ (سرکش) اُس میں موندے ہوئے ہوں گے۔''

نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡئِدَةِ. (الھمزہ ۱۰۴:۶-۷)

''اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دلوں تک پہنچے گی۔''

اس آگ کا دھواں دوزخ میں ہر طرف پھیلا ہوا ہوگا۔ کوئی سوچ سکتا ہے کہ دوزخ کی گرمی میں یہ دھواں ہی غنیمت ہوگا جو کم سے کم سایہ تو فراہم کرے گا، مگر قرآن نے وضاحت کی ہے کہ اس میں دھوئیں کے تکلیف دہ پہلو تو سبھی موجود ہوں گے اور فائدہ کچھ بھی نہ ہوگا:

وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ، مَآ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ! فِیۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِیۡمٍ، وَظِلٍّ مِّنۡ یَّحۡمُوۡمٍ. (الواقعہ ۵۶:۴۱-۴۳)

''اور بائیں والے تو کیا بدبختی ہے بائیں والوں کی! وہ لو کی لپٹ اور کھولتے پانی اور دھوئیں کے سایے میں ہوں گے۔''

اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِهٖ تُکَذِّبُوۡنَ، اِنۡطَلِقُوۡۤا

''اب چلو اس چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے رہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ. (المرسلٰت ۷۷: ۲۹-۳۰)
چلو اس سایے کی طرف جس کی تین شاخیں ہیں، (تم کو ہر طرف سے گھیرنے کے لیے)۔''

لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ. (الواقعہ ۵۶: ۴۴)
''اس (دھوئیں کے سایے) میں نہ ٹھنڈک ہو گی، نہ وہ کوئی فائدہ پہنچائے گا۔''

لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّھَبِ. (المرسلٰت ۷۷: ۳۱)
''اس میں نہ چھاؤں ہے، نہ یہ آگ کے شعلوں سے بچاتا ہے۔''

اس آگ اور دھوئیں کے عذاب میں جلانے کا انداز بھی بہت زیادہ تکلیف دہ ہو گا۔ جس طرح کوڑے کرکٹ کا پہلے ڈھیر بناتے اور پھر اسے جلاتے ہیں تاکہ اس کا ہر جز دوسرے کو جلانے میں مددگار رہو، اسی طرح مجرموں کو وہاں ایک دوسرے پر ڈھیر بنا کر پھر آگ میں جھونکا جائے گا۔ لیکن اس طرح آگ کے حوالے کر دینا ان کی سزا کا انتہائی درجہ ہوتا تب بھی کچھ غنیمت تھی، مگر وہاں تو ان کی سزا میں ہر پل شدت لائی جاتی رہے گی۔ جس طرح کباب بناتے ہوئے سیخ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر مسلسل گھمایا جاتا ہے تاکہ کباب کا ہر حصہ ان کے سامنے آ کر پک جائے، دوزخ میں ان کے چہروں کو آگ پر اسی طرح گھمایا جائے گا۔ ان کی شکلیں مسخ ہو کر ایسی ہو جائیں گی جیسے جانور کی سری کو آگ پر بھونا جائے تو اس کے ہونٹ سکڑ کر اوپر کو چڑھ جاتے اور دانت نظر آنے لگتے ہیں:

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَھَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ، لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَیَرْکُمَہٗ جَمِیْعًا فَیَجْعَلَہٗ فِیْ جَھَنَّمَ. (الانفال ۸: ۳۶-۳۷)
''اور سب منکروں کو جمع کر کے جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا۔ اس لیے کہ (اپنی جنت کے لیے) اللہ پاک سے ناپاک کو الگ کرے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر ڈھیر کرے، پھر اس ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے۔''

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا. (الاحزاب ۳۳: ۶۶)
''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ وہ کہیں گے: اے کاش، ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔''

تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمُ النَّارُ وَھُمْ فِیْھَا کٰلِحُوْنَ. (المومنون ۲۳: ۱۰۴)
''ان کے چہروں کو آگ جھلس دے گی اور ان کے منہ اس میں بگڑے ہوئے ہوں گے۔''

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com